سید کاشف گیلانی۔ کراچی

اعتراف

ہمیں اصرار سے نسبت ہے وجہ افتخار اب بھی
اسی اک نام سے چڑھتا ہے جھوٹوں کو بخار اب بھی

کہیں رامے کہیں احمد فراز و عاصمہ جیسے
کئی دجّال بیٹھے ہیں یہاں پر نابکار اب بھی

رسول اللہ ﷺ کے باغی مسلماں بن کے بیٹھے ہیں
نہ کرتے ہم اگر پیچھا نہ ہوتے آشکار اب بھی

خدا کے نام پر حاصل ریاست جو ہوئی ہم کو
اسے برباد کرنے کو یہ سب ہیں بیقرار اب بھی

یہ سارے فلسفی، شاعر، مصوّر جھوٹ بکتے ہیں
کہ ان کا جھوٹ کی بنیاد پر ہے کاروبار اب بھی

خدا کے دشمنوں کی سرحدوں سے انکا ناطہ ہے
ہماری سرحدوں سے ماوراء ہیں انکے تار اب بھی

بڑے ثابت قدم رہ کر ترے بندوں نے جانیں دیں
ہمارے صبر کو مت آزما پروردگار اب بھی

رسول اللہ مثل گل اگر آئے تھے دنیا میں
حفاظت کے لئے ہیں گِرد انکے ہم سے خار اب بھی

ہر اک کذاب کی کاشف زباں کو کھینچنا ہو گا
جنوں والے ہمارے ساتھ ہوں گے بے شمار اب بھی

سید کاشف گیلانی۔ کراچی

اصرار

ڈرتے ہیں مصیبت سے نہ آرام و بلا سے
نے خوف عقوبت سے نہ انجامِ وفا سے

اسلاف کے قدموں پہ قدم چلتے ہیں رکھ کے
منزل پہ پہنچنا ہے نقوشِ کفِ پا سے

ہے فرض مسلماں پہ فقط جُہدِ مسلسل
سیکھا یہ سبق ہم نے شہیدوں کی قبا سے

تقسیم ہوئی قوم تو احساس ہوا ہے
لوٹا ہمیں رہبر نے ہر اک مکرو ریا سے

وہ کون نکالے گا جو پانی میں ہیں کتے
بیٹھے لب دریا ہیں کچھ انسان بھی پیاسے

خائف نہ کوئی موت سے ہم میں سے کہیں ہے
جو کفر کے حامی ہیں وہ ڈرتے ہیں سزا سے

روکا ہمیں سازش سے ہے کچھ اہل ستم نے
اب دور بہت دور ہیں ہم بانگ درا سے

کاشف کو دیا روز فریب اس کے عدو نے
مایوس کیا اس کو نہ امیدِ وفا سے